عثمان پبلک اسکول سسٹم

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

Tarbiyah

تربیہ

35

YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE

تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہان

ماہنامہ جنوری

2024

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم بازبہ تعمیرِ جہاں خیز

Tarbiyah تربیہ

Monthly e-Mag for lifelong learning & holistic development

جنوری 2024 جمادی الثانی ۱۴۴۵ھ

سبق پھر پڑھ صداقت کا

سورۃالتوبہ کی آیت 119 میں اللہ تعالی نے فرمایا:

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

اللہ تعالیٰ نے تخلیق کائنات کے بعد انسانوں کی رہنمائی کیلیے انبیائے کرام کا سلسلہ قائم کیا۔ اس دوران رسول متنوع شریعتوں اور احکامات کے ساتھ مبعوث کیے گئے، تاہم تمام پیام بروں میں چند تعلیمات مشترکہ تھیں، جن میں سے ایک سچائی اور دیانت داری ہے۔ انبیا و رسل کی تمام تر جدوجہد کا مرکز و محور زبان ہی تھی، جس پر اعتماد کرکے انسان آنکھ سے اوجھل اللہ رب العزت کی ذات کو وحدہ لا شریک لہ مانتا ہے اور مابعدالموت جنت و جہنم کی ابدی زندگی کا اقرار کرتا ہے۔ اگر انبیائے کرام کی ذات سے یہی سچائی کا عنصر نکال دیا جائے تو شاید دنیا میں کوئی موحد نہیں رہے گا۔ گویا عقیدہ توحید و رسالت و آخرت کے بعد اگر دین اسلام میں کسی چیز کی سب سے زیادہ اہمیت ہے تو وہ سچائی و دیانت ہے۔

چند گزارشات والدین کی خدمت میں:

سچائی و صداقت ایسی صفت نہیں کہ اسے راتوں رات اپنے اندر پیدا کرلیا جائے، بلکہ اس خوبی کو پروان چڑھانے کے لیے بچپن ہی سے تربیت کی جاتی ہے۔ والدین یہ خوبی اپنے بچوں میں کیسے اجاگر کرسکتے ہیں، اس حوالے سے چند تجاویز درج ذیل ہیں

سچائی و دیانت کا عملی پیکر بنیے:

کسی دانا نے کیا خوب کہا ہے: " آپ اس بات سے مت گھبرایئے کہ بچہ آپ کی بات نہیں سنتا۔ گھبرانے کی بات یہ ہے کہ بچہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔"بچوں میں سچائی کی صفت پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ والدین خود اس سے متصف ہوں۔

اپنے بچوں کو اعتماد دیجیے:

یہ سوال بہت اہم ہے کہ بچہ جھوٹ کیوں بولتا ہے؟ معصوم ذہن کی سفید پلیٹ اور شفاف دل پر جھوٹ کا داغ کب نمودار ہوتا ہے؟ دراصل دنیا کے مکروفریب سے بے خبر بچے کو سچ بولنے کی صورت میں اپنے معصومانہ مفادات کھودینے یا سزا کا خوف ہوتا ہے۔ تربیتی نقطہ نظر سے اگر بچوں کو سچ بولنے پر انعام یا غلطی پر سزا نہ دیے جانے کی یقین دہانی کرادی جائے تو مثبت نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

جھوٹ کو عادت بننے سے روکیے:

والدین کی تربیت جتنی بھی مضبوط ہو، اس کی اصل آزمائش موقع امتحان ہی پر ہوتی ہے۔ اس لیے اپنے ذہن سے یہ بات نکال دیجیے کہ آپ کا بچہ کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا۔ بچوں کی زبان و بیان پر کڑی نظر رکھیے، تاہم اس کی باتوں پر شک و شبے کا اظہار کرنے کے بجائے معاملے کی پس پردہ تحقیق کیجیے۔

کسی نقصان پر سختی نہ کریں:

کوشش کریں کہ جب بچے کوئی چیز توڑنے کے بعد سچ بتادیں تو انہیں حد سے زیادہ ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے بجائے پیار سے سمجھائیں۔ انھیں کسی موقع پر باور نہ کرائیں کہ آپ کی نظر میں کسی شے کی اہمیت ان کی عزت نفس سے مقدم ہے۔

آپ کا بچہ دنیا کا امام:

بچوں کو اقبالؒ کا یہ شعر اور مفہوم ذہن نشین کرایئے:

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

الیاس متین
کیمپس 34

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیرِ شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب وصحت
- اقبالیات
- گوشۂ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

القرآن

یہ وہ دن ہے جس میں سچوں کو ان کی سچائی نفع دیتی ہے، ان کے لیےت ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے، یہی بڑی کامیابی ہے۔

(سورۃالمائدہ۔ آیت 119)

الحدیث

آپ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص دھوکا دے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

(سنن ابی داوٗد۔ 3452)

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہان

35
YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہاں

Tarbiyah
تربیہ
معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

دور حاضر میں اولاد کی نشونما اور تربیت میں والدین کا کردار

اولاد اللہ رب العزت کی طرف سے نہایت قیمتی اور انمول تحفہ ہے۔ اولاد کی بہترین پرورش اور اچھی تعلیم و تربیت اور ان کی نشونما کی بھاری ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے۔ کہنے کو تو اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے لیکن یہ صرف اس وقت ہی ممکن ہے جب اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے ان کی صحیح دینی اور اخلاقی، جسمانی اور روحانی صفات کو پروان چڑھانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

اسلامی اقدار اور اصول و ضوابط کے مطابق اپنے بچوں کی تربیت کرنا والدین پر فرض ہے۔ ان کی جڑوں میں دین اسلام کی آبیاری کرنا مکمل طور پر والدین کی ذمہ داری ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"اے ایمان والوں اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔" سورۃ التحریم آیت 6

والدین کی کوشش ہونی چاہیئے کہ جس طرح اپنی اولاد کی آسائشوں اور بنیادی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں ویسے ہی ان کی دینی قربت، ظاہری و باطنی تربیت پر بھی بھر پور توجہ دیں۔ سب سے پہلے ان کی دینی تعلیم کا بندوبست کریں اور ساتھ ساتھ اسلامی اقدار اور روایات کے مطابق ذہن سازی کرتے رہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ:

"تمھارے مال اور اولاد تو سراسر تمھاری آزمائش ہیں اور بہت بڑا اجر اللہ کے پاس ہے۔" سورۃ الانفال آیت 28

بچے کو سمجھنا، ان کی نفسیات، مزاج، پسند ناپسند کو سمجھنا اور بچوں کے درمیان پائے جانے والے انفرادی اختلافات کو مد نظر رکھنا بچے کو اسکی ذہنی سطح اور معیار پر جا کر سمجھنے کی کوشش کرنا کہ وہ آپکی بات پر توجہ دے بہت ضروری ہے۔ دور حاضر میں ذرائع ابلاغ نے بچوں کی سماجی اور اخلاقی تربیت کے زاویے کو تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔

ایک دانشور نے اولاد کی تربیت کے لئے تین اصول بیان فرمائے ہیں پیدائش سے سات سال کی عمر تک اپنے بچوں کو ایسے پالو جیسے وہ آقا اور تم اس کے غلام ہو کیونکہ اس وقت اس کو تمھارے پیار اور توجہ کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ سات سے چودہ سال کی عمر میں اُسے ایسے پالو جیسے تم آقا ہو اور وہ تمھارا غلام ہے کیونکہ اب اسکی زندگی کا وہ دور شروع ہو رہا ہوتا ہے جب وہ باہر نکلتا ہے۔ یہ خیال کرنا ہوتا ہے کہ مضر اثرات قبول نہ کرلے اس لئے اسکی غلطیوں پر جبراً اُسکی اصلاح کی جائے پھر چودہ سے اکیس سال تک اُسے ایسے پالو جیسے وہ تمھارا مُشیر ہے ہر کام میں اُس سے مشاورت کرو وہ آئندہ آنے والی زندگی کے لئے تیار ہو جائے۔

بچوں کو غلط عادات، عمل، رویوں پہ روکنا ٹوکنا، سمجھانا، اور انکو متبادل دینا، انکے سونے جاگنے، کھانے پینے، رہنے سہنے اور رویوں کے معاملات پہ نظر رکھنا، نا صرف انکی زندگی میں ڈسپلن لا کے ان کو مثبت توانائی دیتا ہے بلکہ انکو معاشرے کا مثبت فرد بنا کے شاندار معاشرے کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

صائمہ زاہد
معلمہ کیمپس 16

Tarbiyah تربیہ

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

کتب بینی کیسے کریں؟

ایک مشہور کہاوت ہے کہ کتاب انسان کی بہترین دوست ہوتی ہے۔ سادہ الفاظ میں کہیں تو کتابوں سے دوستی رکھنے والا شخص کبھی تنہا نہیں ہوتا کیونکہ کتاب سے وہ اپنے اندر خیالات کی ایک دنیا آباد کرتا ہے اور تحریر پر غور و فکر کرنے سے اس کے اندر نئے خیالات اور تخلیق پیدا ہوتی ہے اسلئے ہر دور میں کتاب کی اہمیت برقرار رہے۔ بحیثیت مسلمان ہمارا اپنے اللہ سے تعلق اور رابطہ کا ایک ذریعہ کتاب ہے اور کئی سو سال کے بعد آج بھی مسلمانوں کی رہنمائی کے ساتھ ان اقوام کی بھی رہنمائی کرتا ہے جو اس کی سچائی کی گواہی نہیں دیتے بلکہ اس دور کی بہت سی ایجادات اور سائنسی ریسرچ کے لئے بنیاد ہے۔ آئیں کتب بینی کے فوائد کا جائزہ لیں۔

کتب بینی کے فوائد

ایک امریکی ریسرچ کے مطابق 1978 سے لے کر اب تک مطالعے کا یہ رجحان کم ہوتا دیکھا گیا ہے۔ جب کہ کتاب پڑھنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ انسانی دماغ صحت مند پرورش پاتا ہے، جذباتی طور پر تحفظ ملتا ہے، ٹینشن دور ہوتی ہے، انسان خود اعتماد ہوتا ہے، اس کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہوتا ہے، تخیلاتی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے، معاشرتی برائیاں کم ہوتی ہیں اور اخلاقی تربیت ہوتی ہے۔ اگر ہم ترقی یافتہ ممالک کا جائزہ لیں تو اس دور جدید میں جب معلومات کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی محتاج ہے جب بھی ان کی ترقی میں کتاب دوستی کا اہم کردار ہے۔ وہ ترقی یافتہ ممالک آج بھی اپنے بچوں کو کتاب سے جوڑے ہوئے ہیں۔

ان تمام فوائد کو دیکھتے ہوئے ایک استاد کی حیثیت سے ہم اپنے والدین کو کچھ تجاویز دینا چاہتے ہیں کہ وہ بچوں کو کتب بینی کی عادت ڈالیں کہ ہم اپنی آئندہ آنے والے نسلوں کو ایک اچھے معاشرے کا فرد بنا سکیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم یہ کیسے کریں گے۔

کتب بینی کیسے کریں

- سب سے پہلے اپنی مصروف زندگی سے روزانہ ایک وقت مقرر کریں۔
- اپنے بچوں کو خود کتابیں پڑھ کر سنائیں اور ان کی دلچسپی بڑھانے کے ساتھ ان کو خود پڑھنے کی ترغیب دیں۔
- جو کتاب بچے پڑھیں ان پر آپس میں تبصرہ کریں تاکہ بچوں کی معاملہ فہمی میں اضافہ ہو۔
- اپنے گھروں میں چھوٹی سی ایک لائبریری بنائیں تاکہ بچے کتاب دوست بنیں۔ کھلونوں کے ساتھ کتابوں کی خریداری پر بھی توجہ دیں۔
- اس کے ساتھ بحیثیت مسلمان بھی ہمارا فرض ہے کہ علم کی تگ و دو کریں خاص طور پر جو کتاب تحفہ اللہ ہمیں قرآن کی صورت میں ملا ہے اس کو پڑھنے اور تحقیق کی ترغیب اپنے بچوں کو لازمی دیں۔
- بچوں کو دنیاوی کتابوں کے ساتھ کتاب ہدایت کے ساتھ جوڑنا بھی ضروری ہے جس میں ہماری دنیا کے ساتھ دین کی بھی کامیابی ہے۔

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے ، کہ تیری بحروں میں موج اضطراب نہیں
تجھے کتاب سے ممکن نہیں فروغ کہ تو ، کتاب خواں ہے مگر صاحب کتاب نہیں

صائمہ سرفراز
معلمہ کیمپس 16

بچوں میں ضد

بچوں کی طبعیت میں ضد کیسے شامل ہوتی ہے؟

اولاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا گیا بہترین تحفہ ہے جو نعمت اور رحمت کی صورت میں ملا ہے۔لہٰذا انکی تربیت اور پرورش میں والدین کا کردار ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔آج کل ڈھائی سال سے چھ سال تک کے بچوں کی عمر کا تجزیہ کریں تو زیادہ تر یہ بات مشاہدے میں آتی ہے کہ بچے بہت ضدی ہیں ، جلدباز ہیں ان میں کوئی ٹھہراؤ نہیں ہے۔اپنی بات فوری طور پر منوانا چاہتے ہیں دراصل آج کل کے والدین بچوں پر وہ محنت نہیں کر پارہے ہیں جو انکا حق ہے۔والدین اپنی مصروفیات کی وجہ سے اپنا بیشتر وقت جو محبت کے ساتھ بچوں کو دینا چاہئیے وہ دیگر کاموں میں لگا دیتے ہیں۔اور بہت چھوٹی عمر میں بچوں کے ہاتھوں میں موبائل تھما دیا ہے۔بچے نے پریشان کیا تو موبائل دکھا دیا۔بچے نے کھانا نہیں کھایا تو موبائل دکھا دیا موبائل بچے کو تھما کر جان چھڑانے جیسا رویہ آج کل کے والدین میں عام ہے۔کیونکہ موبائل میں ٹچ اسکرین استعمال کرتے ہوئے بچے جلدی ہی اپنی خواہش کی تکمیل کر لیتے ہیں اِس لیے ان میں صبر کے جذبات ختم ہوجاتے ہیں اسی لیے وہ زندگی کے معاملات میں بھی موبائل کی ٹچ اسکرین پر جلدی جلدی چلنے والی انگلیوں کی طرح اپنی خواہشات اورضروریات کو بھی پورا کرنا چاہتے ہیں جو کہ پورا نا ہونے کی وجہ سے بچے ضدی ہوجاتے ہیں اور پھر والدین بچوں کے اس رویے کو ٹھیک سے سمجھ نہیں پاتے۔انھیں اندازہ بھی نہیں ہوتا کہ بچے انکی کس لاپرواہی کی وجہ سے اس حال کو پہنچتے ہیں اور وہ ان پر سختیاں شروع کر دیتے ہیں جو بچوں کی ذہنی اور جسمانی صحت پر برا اثر ڈالتا ہے۔

بچوں کے رویوں میں لانے والی مثبت تبدیلیاں

اللہ تعالی نے والدین کے درجے کو بہت بلند کیا ہے کیونکہ ان بچوں کی تربیت اور پرورش والدین کی ذمہ داری ہے اوراسلیے اس پر بھی اجر رکھا گیا ہے کیونکہ ایک معصوم بچے کو ایک اچھا انسان اور مسلمان بنانا والدین کی ذمہ داری ہے۔نبی پاک ﷺ کی سنت ہے کہ جب بچہ تنگ کرے تو آپ ان کو دعا دیں۔

☆ والدین اپنے بچوں کے لیے بہترین رول ماڈل ہوتے ہیں اور بچے ان سے بہت کچھ سیکھتے ہیں اس لیے والدین کو چاہیے کہ بچوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزاریں تاکہ بچے ان سے زیادہ زیادہ سیکھ سکیں۔

☆ والدین کو چاہیے کہ شروع سے ہی بچوں کی ہر بات ماننے سے گریز کریں۔اس سے بچے سیلف کنٹرول سیکھتے ہیں۔

☆والدین اپنے بچوں کی اچھی اعادات اور کام کی حوصلہ افزائی کریں۔اگر ان میں کوئی کمی ہو تو اسے نظر انداز کریں یا حکمت کے ساتھ انہیں سمجھائیں تاکہ بچوں کا اعتماد بحال ہوسکے۔

☆ والدین بچوں کا آپس میں موازنہ کرنے سے ہر ممکن حد تک گریز کریں حتٰی کہ ان کے بہن بھائیوں سے بھی نہیں۔کیونکہ ہر بچے کے اندر الگ الگ خوبیاں موجود ہوتی ہیں۔

ان ساری باتوں پر عمل کر کے والدین اپنے بچوں میں مثبت تبدیلی لاسکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ سے اچھی امید رکھنا اور اولاد کے لیے دنیا و آخرت کے واسطے فکرمند ہونا اور دل کی گہرائیوں سے انکے لیے دعا گو رہنا بھی لازمی عمل ہے۔

ثمینہ اسرار

معلمہ کیمپس 16

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE

تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہان

سلسلہ: ہم سے پوچھیے

سوال

میری بیٹی کلاس 3 میں پڑھتی ہے۔ کچھ دنوں سے میں نوٹ کر رہی ہوں کہ وہ اکثر باتوں میں غلط بیانی سے کام لیتی ہے۔ جس بات کا پوچھا جائے اس کا جواب دینے کے بجائے کسی اور چیز کی طرف distract کرنے لگتی ہے۔ حال ہی میں اس کی اس عادت کی وجہ سے کچھ معاملات خراب بھی ہوئے۔ میں کافی پریشان ہوں کیونکہ میں نے اس کو کافی دفعہ سمجھانے کی کوشش بھی کی ہے۔ کیا یہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گی؟ اگر ایسا نہیں ہے تو میں کیا کر سکتی ہوں؟

جواب

وعلیکم السلام۔

بچوں کی تربیت میں جہاں والدین کا کردار انتہائی اہم ہوتا ہے وہاں اس بات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ بچے اپنے ارد گرد کے ماحول اور باقی لوگوں سے بھی بہت کچھ سیکھ رہے ہوتے ہیں۔ بہت سارے رویے اور خیالات وہ براہ راست یا بالواسطہ طور پر اپنے ماحول سے سیکھ ہی رہے ہوتے ہیں۔ عمومی طور پر جب بچے غلط بات کرتے ہیں تو اس کی وجہ یا تو والدین کے کسی رویے کا reaction ہوتا ہے مثلاً جب انہیں اپنے کسی عمل کی وجہ سے والدین سے ڈانٹ یا خفگی کے اظہار کا ڈر ہو، ان کو ایسی باتیں کرنے سے والدین یا دوستوں کی توجہ ملتی ہو، انہوں نے کسی بڑے یا کسی دوست کو ایسا کرتے دیکھا ہو، یا پھر کسی کارٹون یا کہانی میں ایسے کردار سے متاثر ہوں جس کا یہ طرز عمل ہو۔ بعض بچے کسی احساس کمتری کی بنا پر بھی غلط بیانی کا سہارا لیتے ہیں۔ بڑے لوگ اکثر اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ بچوں کے سامنے کس قسم کی گفتگو ہو رہی ہے۔ مثلاً اگر کوئی دروازے پر آیا ہے تو والدین ہی بچوں سے کہلواتے ہیں کہ کہہ دو ابو/امی گھر پر نہیں ہیں۔ اس طرح سے بچے با آسانی ایسا کرنا سیکھ جاتے ہیں اور پھر یہ ان کی عادت بن جاتی ہے۔ غلط عادات کو سدھارنے کے لیے عملی اقدام لینا بے حد ضروری ہوتا ہے ورنہ وہ مزید پختہ ہو جاتی ہیں۔

اس رویے کی وجہ جاننا اس مسئلہ کو حل کرنے کا پہلا مرحلہ ہوگا اور پھر اس حساب سے دی گئی تجاویز پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

- چھوٹی چھوٹی باتوں پر بچوں کو ڈانٹنے اور جھڑکنے سے گریز کریں۔ اگر ان سے کوئی کام ایسا ہوگیا ہے تو ان کو توجہ دیں اور مؤثر انداز میں سمجھائیں اور problem solving کی طرف ان کی توجہ مرکوز کریں۔
- والدین اور بڑے ہر معاملے میں سچائی اور ایمان داری سے کام لیں۔ چاہے کوئی چھوٹا معاملہ ہو یا بڑی بات۔
- بچوں کو اعتماد دیں کہ وہ سچ بولیں، ان کی سنیں اور پھر ان کو سمجھائیں۔
- جب بچے سچ بولیں تو غیر محسوس انداز میں ان کی حوصلہ افزائی کریں۔
- بچوں کو ایسی سبق آموز کہانیاں سنائیں جن میں سچائی کی اہمیت واضح ہو۔
- بچوں کے ساتھ ایک مضبوط تعلق بنانے کو اپنی ترجیح بنائیں۔ یہ تعلق انہیں اعتماد دے گا کہ وہ ہر معاملے میں ایمانداری کا مظاہرہ کریں۔

امید ہے کہ یہ تجاویز اس معاملے کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہوں گی۔

جزاک اللہ

آمنہ کامران
ڈپٹی مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہاں

بچوں کو دیانت داری سکھائیں

محترم والدین

السلام علیکم

عثمان پبلک اسکول میں ہم ہر ماہ کسی ایک تھیم کے تحت طلبہ کو اخلاقی اصولوں کو بتانے اور سکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ آپ بھی اس سلسلے میں اپنے بچوں کی مدد اور راہ نمائی فرمائیں گے اور اس تھیم پر عمل پیرا ہونے میں ہمارے ساتھ تعاون کریں گے۔

اس ماہ کی تھیم 'دیانت داری اور سچائی' ہے جس پر کچھ اخلاقی امور آپ کی خدمت میں پیش ہیں جن کی جانب آپ اپنے بچوں کی راہ نمائی کریں تاکہ بچوں میں یہ اخلاقی جوہر پروان چڑھ سکیں۔ امید کرتے ہیں کہ ان اخلاقی اصولوں پر عمل کرنے سے ان کی زندگیوں میں جو مثبت تبدیلیاں رونما ہوں گی، ان سے ہمیں بھی مطلع فرمائیں گے۔

۱ بچوں کو اس بات کا احساس دلائیں کہ انھیں ہر وقت اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں۔

۲ اپنے بچوں کو تلقین کیجیے کہ اسلامی اور معاشرتی حدود میں رہتے ہوئے خود بھی زندگی گزاریں اور دوسروں کو بھی تاکید کریں۔

۳ انھیں بتائیے کہ نیکی صرف اللہ کی رضا کے حصول کے لیے کریں۔

۴ انھیں اپنے عمل سے بتائیے کہ جو وعدہ کریں اُسے پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔

۵ وہ بات کہتے کیوں ہو جس پر عمل نہیں کرتے۔ اس آیت کو نمایاں لکھ کر گھر پر آویزاں کیجیے۔

۶ اس بات کی مشق کروائیے کہ پنج وقتہ نماز کی ادائیگی مستقل مزاجی سے ہو۔

۷ ایسا ماحول پیدا کیجیے کہ بچے جھوٹ کا سہارا نہ لیں۔

۸ بار بار یاد دلائیے کہ ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۹ بچوں کو بتائیے کہ فوائد کے حصول کے لیے جھوٹی خوشامد سے گریز کرنا چاہیے۔

۱۰ امتحانات اور ٹیسٹ کے دوران ایمان داری سے کام لیجیے۔

۱۱ انھیں سکھائیے کہ والدین یا سرپرست کو وہ اپنے تمام معاملات سے باخبر رکھیں۔

۱۲ جواب دہی کا احساس دلائیے کہ اسکول، گھر، سوشل میڈیا کہیں بھی بلا تحقیق کوئی بات آگے نہ پہنچائیں۔

۱۳ بچوں کی باتوں کو اہمیت دیں۔ دوسری صورت میں وہ جھوٹے خواب، قصے اور واقعات سنانے لگتے ہیں۔

۱۴ گھر اور اسکول میں بچوں کی جانب سے انجام کردہ ذمہ داریوں پر ان کی تعریف کیجیے۔ اس سے وہ آئندہ مزید اچھے انداز میں اپنی ذمہ داریوں کو انجام دیں گے۔

۱۵ تلقین کیجیے کہ وہ اپنے ساتھیوں کی چیزوں کو ان کی اجازت سے استعمال کریں۔

۱۶ گھر، کمرۂ جماعت، اسکول اور دوسروں کی اشیا کو وہ ایمان داری سے استعمال کریں۔

۱۷ نصیحت کیجیے کہ وہ دوستوں میں صلح کرواتے ہوئے پہل اور ایمان داری سے کام لیں۔

۱۸ بچوں کو احساس دلائیں کہ جھوٹی شکایت سے پرہیز کریں۔

۱۹ یاد دلائیں کہ استعمال شدہ اشیا میں اگر کوئی نقص ہو تو دوسروں کو بتا کر دیں۔

۲۰ انھیں بتائیے کہ دوسروں کی اندھی تقلید نہیں کرنی چاہیے۔

۲۱ چھوٹے بہن بھائیوں سے سچ بولنے کی تاکید کیجیے۔

۲۲ کھیل کے دوران بھی ایمان داری کا مظاہرہ کیجیے۔

۲۳ سودا سلف لیتے ہوئے ایمان داری کا خیال رکھیے۔

علی حسین
شعبہ M&C
عثمان پبلک اسکول سسٹم

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہاں

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لا رہے ہیں آپ کے لیے...

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے **تربیہ ای میگزین** میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔ آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے۔

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge Related to

career opportunities, different professions and degrees,

Any word of advice for your juniors

Your achievement , Success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہاں

DEPARTMENT OF
MENTORING & COUNSELLING
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

E-MAIL YOUR WRITE UPS AT
mcd@usman.edu.pk